یہ اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اہلحدیث

جلد ۲ ... نمبر ۳۶

امرتسر ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
جاگیرداران و روساء سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔ اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

ایڈیٹری کی مشکلات

عربی میں ایک فقرہ ضرب المثل ہے کہ من صنف فقد استهدف (جو کوئی تصنیف کرے وہ لوگوں کے اعتراضات کیلئے نشانہ بنایا جاتا ہے) مگر کسی باقاعدہ موقوت الشیوع رسالہ یا اخبار کی ایڈیٹری تصنیف سے کہیں بڑھکر نازک اور موجب اعتراض ہے کیونکہ کسی رسالہ میں اگر کوئی بسیط مضمون ہو تو نکلا اور پڑھا اور بس۔ مگر ہفتہ وار یا سہ ہفتہ یا ہر روز جو اخبار نکلتے ہیں۔ اون میں ایک ہی پرچہ میں کئی کئی مضامین ہونگے وجہ سے کئی ایک سے موافقت یا مخالفت رائے کا اندیشہ ہے خصوصاً اخبار اہلحدیث کی ایڈیٹری میں جو مشکلات ہیں وہ سب سے زیادہ ہیں ایک طرف سے آواز آتی ہے کہ آپ مسلمانوں کے کسی فریق کے خلاف نہ لکھا کریں بس

مخالفین اسلام ہی کی سرکوبی کریں دوسری طرف سے زور ڈالا جاتا ہے کہ قادیانی کرشن کی خوب خبر لیجئے تیسرے ہیں کہ مضامین پر مضامین بھیجتے ہیں اور سخت زوردار الفاظ میں اُن کے درج کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ چوتھے ہیں اونکا یہی اعتراض ہے کہ اڈیٹر اپنا مضمون تو لکھتا نہیں اوہر اودہر کی جمع کر دیتا ہے ایک صاحب ہیں کہ اخلاق اور توحید کی نظمیں بھیجکر چاہتے ہیں کہ ناظرین اہلحدیث کو مستفیض فرماویں دوسرے ہیں کہ اوسپر معترض ہیں کہ ان مضمون سے کیا فائدہ۔ اگر کسی جگہ کوئی مضمون ہی لکھا جاوے تو بہتر ہے چنانچہ کلکتہ کے رسالہ ضیاء الاسلام میں کسی صاحب نے یہی اعتراض اٹھایا حالانکہ جس رسالہ میں یہ اعتراض چھپا ہے خود اس میں بھی کئی نظمیں ہوتی ہیں شروع سے اوسکا قائل ایک دیکھیے نظم ضرور ملیگی ایک صاحب اس امر کے متقاضی تھے کہ ایک ورق پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری چھپا کرے اودہر یہ خیال تھا کہ اس مضمون کی کئی ایک کتابیں مفصل ملسکتی ہیں ادہر سے خاموشی رہی ادہر سے تقاضا آخر وہ خفا ہو گئے کہ آپ ہماری حسب منشا کام نہیں کرتے لہذا ہم اخبار نہیں لینگے اور بعض صاحب ایسے ہیں کہ اپنے مضمون کو درج نہ پائیں تو آپے سے باہر حالانکہ اخبار کی شرائط میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ کہ اڈیٹر ان شرائط میں سے کسی ایک کا بھی پابند ہے اس سے اڈیٹر کی مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ مصنف سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ پس جو شخص ان مشکلات میں ہو۔ کیا اوسکا حق نہیں کہ اوسکو معمولی باتوں میں معذور تصور کیا جاوے اور مشورہ دیگر فیصلہ لینے کے ہاتھ میں چھوڑا جاوے وہو العذر عند کرام الناس مقبول

دادا کی وراثت پوتے کو

یہ وہی مسئلہ ہے جسکے متعلق چند دفعہ اہلحدیث میں مضامین نکل چکے ہیں جنکو کافی سمجھکر آئندہ کیلئے اس فضول بحث کو بند کر دیا گیا تھا مگر امرتسر کا ایک کرنل اخبار اپنے تیسرے جز کے پہلے ہی نمبر میں اہل حدیث کو پھر مخاطب کرتا ہے کہ اس بحث کو بند نہ کرنا چاہئیے بلکہ ایک حد تک پہنچانا چاہئیے تاکہ فیصلہ ہو سکے لیکن وہ یہ نہیں بتلاتا کہ فیصلہ کی صورت کیا ہے۔ یہ کہ راقم مضمون یا اوسکا فرضی سائل اور مصنوعی اڈیٹر تسلیم کرلے جو محالات سے ہے یا اسکے سوا کوئی صورت ہے

بہی ہے مسئلہ تو بالکل صاف ہے مگر آپ اپنے دعوی کی تعیین کرتے نہیں تو دلیل کیا دینگے ہم چند صورتیں لکھکر صرف آپ سے آپ کے دعوی کی تعیین کرانا چاہتے ہیں۔

(۱) ایک شخص مر گیا اوسکی اولاد میں دو بیٹے ایک بیٹے کے دو بیٹے (یعنی مرحوم کے پوتے) اور دو لڑکیاں ہیں۔

(۲) ایک شخص مر گیا اوسکا ایک لڑکا ایک پوتا ہے۔

(۳) ایک شخص مر گیا اوسکا ایک لڑکا ایک لڑکی ایک پوتا ایک پوتی ہے۔

(۴) ایک شخص مر گیا اوسکی صلبی اولاد تو کوئی نہیں البتہ پوتا۔ پوتی ہیں صرف

صورت اخیرہ میں ہم قائل ہیں کہ دادا کا حصہ پوتوں کو پہنچیگا۔ باقی کی مثال ہمنے دریا نہر اور رجباہہ سے دی تھی اور کہا تھا کہ جبتک دریا سے پانی نہر میں نہ آئیگا رجباہہ میں کبھی نہیں آسکیگا۔ ٹھیک اسیطرح جبتک دادا کی جائداد پوتے کے باپ کی طرف منتقل نہ ہوگی پوتا حقدار نہیں ہو سکتا اسپر آپ نے جلدی میں بغیر سمجھے مطلب کے اعتراض کر دیا کہ چوتھی صورت میں پھر کیوں پوتے کو وارث کرتے ہو جبکہ اوسکے باپ کا انتقال بھی دادا سے پہلے ہو چکا ہے حالانکہ اسکا جواب اوسی بیچ میں مل سکتا تھا کہ چوتھی صورت میں اسلئے وارث ہے کہ پوتے کا چچا جو دادا کا حقیقی اور صلبی بیٹا ہونے کی وجہ سے پوتے کو مانع ارث ہے اب نہیں رہا۔ بوجہ نہ ہونے درمیانی وسائل قریبہ کے اب پوتے کو براہ راست دادا سے تعلق ہو گیا ہے۔ گویا اس صورت میں وہ دادا کے ساتھ رجباہہ کی نسبت نہیں رکھتا بلکہ خود اوسکے حق میں نہر کا حکم ہے۔

ہمنے تو جہانتک ہو سکا اپنے مذہب اور دلیل کی تفصیل کر دی مگر افسوس کہ آپنے آجتک اپنے مذہب کی تعیین بھی نہیں کی پس آپ جبتک اپنے مذہب کی تعیین نہ کریں اور صور مذکورہ میں سے اپنی پسندیدہ صورت کو صاف لفظوں میں لکھکر دعوی و دلیل کی مطابقت نہ کرینگے۔ جواب مانگنے کا حق نہیں رکھتے۔

قادیان کی سیر

ازقاضی ظہور الحسن صاحب ساکن سیوہارہ ضلع بجنور

مو گوئیم ہاتو گرانی چہ در قادیان بینی ÷ بپئے کیسہ سود مرزا صمدانیہ بازار [illegible] بینی

گولیاں ہاضم
دافع شکم درد و نافع ہیضہ
قیمت ۲ درجن ۱۴ دو ۲ درجن ۱۲
گولیاں مقوی دماغ
جو نہایت اعلیٰ اشیاء کی گئی ہیں دماغ کیلئے
خدا کے فضل سے اور استعمال سے قوت اور اعضاء رئیسہ کو بھی
قیمت ۴ درجن عہ
مرزا عبد القادر بیگ
چوک پاسیاں محلہ

ماہ جون ۱۹۰۵ء میں میں قادیان پہنچا یہ ایک چھوٹا سا بے رونق قصبہ ہے یہاں کے باشندے مفلوک الحال زیادہ و بے علم کم ہیں سب سے پہلے میں نے مرزا صاحب کا مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا انتظام آسائش طلباء اور طرز تعلیم قابل تعریف ہے مگر زیادہ وقت معلمین و متعلمین کا بحث مباحثہ اور مرزا کی کرامات و معجزات کے بیان میں گذرتا ہے اسکے بعد مہمان خانہ دیکھا۔ جہاں ایک معقول رقم روزانہ(۱) سے صرف ہوتی ہے متعدد اور نفیس کھانے طیار رہتے ہیں سفید پوشوں کی خاص مدارات ہوتی ہے غریب کو یہاں بھی اور جگہ سے چار دھکے زیادہ پڑتے ہیں۔ پھر مرزا صاحب کا مکان دیکھا جو پختہ اور وسیع ہے اب اس میں فیشن ایبل کمروں کا اضافہ ہو رہا ہے تھوڑی دور آگے چلکر ایک پرانی مسجد ہے اسی کے صحن میں مرزا صاحب کے والد کا مزار ہے قبر کے قریب منارۃ المسیح (جسکی فضول اور بیکار تعمیر آجکل بند ہے) واقع ہے جہانتک مجھکو تحقیق ہوا ہے مرزا صاحب کی جائدادی آمدنی مصارف مذکورہ کا عشر عشیر بھی برداشت نہیں کرسکتی یہ اخراجات اسی گراں قدر ٹیکس سے پورے ہوتے ہیں(۲) جو مریدین ادا کرتے ہیں۔ مرزا صاحب ادائے نماز پنجگانہ کے لئے باہر آتے ہیں اسیوقت نووارد ان سے مختصر ملاقات ہو جاتی ہے۔ البتہ نماز مغرب کے بعد کچھ دیر بیٹھتے ہیں تنہائی میں کسی سے نہیں ملتے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب خدا نے ان سے حفاظت کا وعدہ کرلیا ہے۔ تو یہ احتیاط کیوں ہے؟ نماز با جماعت ہوتی ہے خود ایک ہی مصلے پر امام کے برابر کھڑے ہوتے ہیں نماز میں امام اور مقتدیوں کے رونے کی آوازیں آتی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے۔ آجکل قصبے سے باہر ایک باغ میں مع کثیر تعداد مریدین کے مقیم ہیں۔ ڈیرہ خیمہ شامیانہ اسقدر ہیں جنکی کثرت اور شان و شوکت کو دیکھکر یہ گمان ہوتا ہے کہ کسی والی ملک کا کیمپ ہے مرزا صاحب خوش پوشاک خوش خوراک آدمی ہیں غالباً سیر بھر عطر روزانہ ملا جاتا ہوگا۔ قیمتی ادویات مصفیٰ مفرح مقوی مبہی کی اکثر طیاری ہوتی رہتی ہے۔ الغرض ہر قسم کا سامان عیش و عشرت کافی طور پر مہیا ہے اور مرزا صاحب خوب لذات دنیاوی کے مزے اڑاتے ہیں اور اسقدر ثروت اور دولت کے حاصل ہونے پر باوجود دعوائے امامت حج بیت اللہ سے محروم ہیں۔ سخت تعجب کا مقام ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک ہوئے ہیں۔ کبھی اس قسم کے ٹھاٹھ نہیں ڈالے بلکہ لذات نفسانی اور اظہار شان و شکوہ سے متنفر رہے اور جناب عیسے علیہ السلام تو بالکل ہی تارک الدنیا تھے۔ مرزا صاحب جو آپکو جناب سرور کائنات صلعم کا متبع صادق امام امت مرحومہ اور مسیح موعود بتاویں۔ ان کے خلاف تعیش آمیز زندگی بسر کریں میرے خیال میں انبیاء اور ائمہ و اولیاء اسلام اور دنیا کے تمام مذاہب کے مقدس لوگوں میں کوئی کبھی عیش پسند نہیں ہوا۔

سیکھے معشوق کے انداز نرالے تم نے
جیسی طینت تھی وہی رنگ نکالے تم نے

نماز عصر سے قبل میں نے حکیم نور الدین صاحب (جو قادیانی کشتی کے ناخدا ہیں) سے عرض کیا کہ مجھکو مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اسلئے میں چاہتا ہوں کہ مجھکو اسکا موقع دیا جاوے حکیم صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت صاحب زبانی مباحثہ کو ناپسند کرتے ہیں اور اکثر ناراض ہو جاتے ہیں۔ آپ جو کچھ چاہیں۔ بعد نماز مجھ سے دریافت کرسکتے ہیں تھوڑی دیر میں اذان ہوئی اور مرزا صاحب برآمد ہوئے سلام مصافحہ کے بعد مختصر بات چیت کرکے نماز کو کھڑے ہو گئے اور بعد نماز فوراً چلے گئے میں حکیم صاحب کیساتھ ان کے مقام نشست پر چلا آیا۔ اور اسطرح گفتگو شروع ہوئی۔

حکیم صاحب:۔ ہاں صاحب! آپ فرمائیے۔ آپ کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں؟

میں:۔ پہلے یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں نہ کوئی پیرزادہ ہوں نہ امیر زادہ نہ عالم نہ کہیں کا حاکم نہ موجودہ علماء یا صوفیا میں سے کسی سے بیعت ہوں الغرض مجھ میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے مجھکو مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہونے پر یہ خیال ہو۔ کہ ان سے بیعت کرنے میں میری ہتک یا کوئی حرج ہے اسکے بعد یہ گذارش ہے۔ کہ آپ نے کس عقلی دلیل سے مرزا صاحب کو مامور من اللہ سمجھا۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ ہوتے ہیں۔ ان کی ماموریت سے جناب باری عز اسمہٗ کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خلق اور مومنین حق کو برکات اور فوائد حاصل ہوں اسلئے معلوم ہونا چاہیئے کہ مرزا صاحب کی ماموریت سے خلق خدا اور اسلام کو کیا کیا فوائد اور برکات حاصل ہوئے

حکیم صاحب:۔ اول یہ کہ اگر مرزا صاحب مامور من اللہ نہ ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ مفتری پر انپر عذاب نازل کرتا اور اتنی دراز مدت تک مہلت نہ دیتا۔ دوم حضرت صاحب کی ان عظیم الشان پیشین گوئیوں کا راست ثابت ہونا

۱؎ بلا از آسماں آمد بپرسید خانہ غریب کجا است (ایڈیٹر) ۲؎ کیوں؟ چہ حجت تمنا جفا جوئے را۔ بہ یکبار گردن کشد و مورا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

جسکا قوت وعلم انسانی سے بالاتر اور مثل انبیاء کے ہونا عقل سلیم تسلیم کرتی ہے
سوم حضرت صاحب کے عربی الہامات جنکی خوبی پر مثل قرآن شریف کے دعویٰ ہے۔ چنانچہ آجتک کسی نے اس مقابلہ میں کامیابی حاصل نہیں کی آپ بھی کسی عالم کی کوئی عربی تصنیف یا مضمون ایسا بتلاویں۔ جو حضرت اقدس کے الہامات کا ہمپلہ ہو۔

چہارم:۔ استقلال کیونکہ کاذب بے انتہا مصائب ومخالفت کی تاب نہیں لاسکتا۔

پنجم:۔ آپکا صبر واخلاق جو مثل انبیاء کے ہے۔

ششم ضرورت وقت کہ اسلام میں نئے نئے فرقے پیدا ہو گئے جنکی وجہ سے ترقی اسلام مسدود ہو گئی۔ باہمی اختلافات غیروں کے اعتراضات سے صداقت پر پردہ پڑ گیا تھا۔ سب کو متحد ومتفق کرنے وراہ مستقیم پر لانے کیلئے ایک امام کی ضرورت تھی۔ سید ہے اور صاف دلائل اور کرامات صادقہ سے سب کو دین حق کا راستہ دکھلایا گیا مسلمانوں کے دلوں سے بغض اور عناد کو نکالا گیا غلو ان مہدی کی آمد کے عقیدہ کو جسکے مسلمان غیروں کی خون آشامی کیلئے منتظر تھے باطل کیا۔ خلق خدا میں اتفاق پھیلایا۔ دشمنان اسلام جو کمال دلیری سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے حضرت صاحب نے انکو ایسے دندان شکن جواب دئیے کہ سب دم بخود ہو گئے ان سچے دلائل اور کراماتوں کو دیکھکر ہزار ہا لوگ اسلام کے گرویدہ ہو گئے۔ یہ فوائد ہیں جو دین خدا کو حضرت اقدس کی ماموریت سے پہنچے اور یہ ایسے سیدھے سادے دلائل حضرت صاحب کی ماموریت کے ہیں کہ جنپر غور کرنے سے خوش فہم اور طالب حق کو تردد کا مقام نہیں رہتا۔

میں:۔ جو لوگ اللہ پر افترا کریں۔ انپر عذاب نازل ہونیکی کوئی میعاد مقرر ہے جو کسی آیت یا حدیث کے حوالہ سے فرماویں۔ اور کوئی ایسی پیشین گوئی پیش کریں جو ٹھیک وقت پر موافق علم کے ظاہری معنی کے پوری ہوئی ہو۔ اور کونسا نیا فرقہ اسلام میں پیدا ہوا ہے۔

حکیم صاحب:۔ کسی آیت یا حدیث میں خدا پر افترا کرنیوالوں پر عذاب نازل ہونے کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے۔ لیکن مسیلمہ کذاب وغیرہ کے حالات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بہت جلد مبتلائے عذاب ہو جاتے ہیں لیکھرام کی نسبت پیشگوئی اسکے مرنے سے عرصہ دراز پہلے کی تھی اوسکے تفصیلی حالات کئی بار مشتہر ہو چکے ہیں۔ اگر آپکو اس سے آگاہی نہیں ہے تو فرماویں۔ ابھی اشتہارات وکتابیں منگا کر دکھلایا جاوے اسیطرح صدہا پیشین گوئیاں ہیں۔ اور ایسا تو بارہا اتفاق ہوا ہے جسکے شاہد یہاں کے کئی آریہ ہیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ آج ہمارے نام فلاں مقام سے اتنے روپیہ کا منی آرڈر آئیگا تھوڑی دیر کے بعد منی آرڈر آ گیا۔ اسیطرح زلزلہ کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ جو بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ بعض پیشگوئیوں میں استعارات بھی ہیں۔ اس زمانہ میں ایک تو علیگڈھ والے سید نے نیچری مذہب ایجاد کیا اور اسلام میں تفرقہ ڈالا۔

میں:۔ آپ کی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے جبکہ کسی آیت یا حدیث میں اللہ پر افترا کرنیوالوں کے لئے کوئی میعاد نزول عذاب کیواسطے مقرر نہیں تو مرزا صاحب کا ابتک مبتلائے عذاب ہونا ان کے دعویٰ کی صداقت پر دلیل نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے آئندہ ایسا ہو۔ مصرعہ

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

میرے نزدیک جن لوگوں نے اللہ پر افترا کیا ہے ان میں بعض ایسے ہوئے ہیں کہ اونکا کچھ تھوڑے ہی عرصہ میں خاتمہ کر دیا گیا جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ۔ اور اکثر ایسے ہوئے ہیں کہ انکا معاملہ عاقبت پر رکھا گیا ہے۔ جیسے محرفین معتقدین توریت وانجیل۔ مصنفین ژند اوستا وغیرہ جنہوں نے اپنے خیالی مضامین اور من گھڑت مسائل کو جناب باری کی طرف منسوب کر کے ایسا مروج کیا۔ کہ ان کے معتقدین کی تعداد پیروان دین حق سے زیادہ ہے اور اب ان کے معتقدین دلائل سے ان انسانی تصانیف کو الہامی ثابت کر کے افترا پر افترا کرتے ہیں۔ اور تمام آفات سے محفوظ ہیں چونکہ یہ زمانہ غائت درجہ شر وفتن اور امتحان اہل ایمان کا ہے اس لئے غالباً مرزا صاحب آخر قسم کے لوگوں میں ہونگے۔ دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اکثر پیشین گوئیاں تو ایسی ہیں۔ کہ جنمیں نہ کوئی میعاد ہے اور نہ ہونیوالے معاملہ کا صاف مذکور ہے جیسے زلزلہ کا ایک دھکا سا جسمیں نہ کوئی میعاد مقرر ہے جیسا کہ زلزلہ کے اشتہارات سے ثابت ہوتا ہے نہ یہ معلوم ہے کہ درحقیقت زلزلہ ہی ہوگا یا کسی اور آفت کو زلزلہ سے تعبیر کیا ہے۔ اس قسم کی پیشین گوئیاں تو ضرور پوری ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ تمام آفات اور قیامت تک کا زمانہ اس پیشگوئی کے تحت میں داخل ہے۔ منجموں کی پیشین گوئیوں میں میعاد اور حادثہ کا نام دونو باتیں ہوتی ہیں۔ اکثر صحیح ہوتی ہیں۔ بعض غلط۔ اس مقابلہ میں انکا نمبر

ــــــــــــــــــــــــ

* جنکی مفصل بحث رسالہ "الہامات مرزا" میں ملتی ہے جسکے جواب کیلئے مبلغ دو ہزار روپیہ انعام [illegible] اہلحدیث امرتسر سے ملتا ہے (ایڈیٹر)۔ [illegible] مسلمان [illegible] دل انسی [illegible] ہی بتلایا ہوگا۔ [illegible] پاکیزہ اخلاق ہیں کہ آپ خود بھی اشتہار [illegible] قرآن [illegible]

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب سے بڑا ہوا ہی کوئی مرزائی پیشین گوئی ایسی نہیں جو موافق اپنے ظاہری معنی کے ٹھیک وقت پر پوری ہوئی ہو۔ اور اسکو معمولی نجومین کی پیشین گوئیوں کے مقابل میں رکھ سکیں جیسے آتھم اور احمد بیگ کی لڑکی والی پیشین گوئیاں لیکھرام والی پیشینگوئی میں عذاب کا وعدہ ہی نہ کہ موت کا موت چونکہ لازمی سبب پر وارد ہوتی ہے اور اسکے لئے کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ اسلئے موت معہ اپنے سبب کے خواہ مرض ہو۔ یا قتل یا غرق وغیرہ داخل عذاب نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں وہ اپنی میعاد سے ایکسال قبل وقوع میں آئی جسکا مرزا صاحب کو تحفہ گولڑویہ میں اقبال ہے اسکی تاویل یہ کی گئی ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی میں بڑھ گیا تھا اس لئے ایک سال قبل مورد عذاب ہوا لیکن جو شخص یہ جانتا ہے کہ خدا صادق الوعد ہے۔ وہ ایسی لچر تاویل کو کب قبول کر سکتا ہے خصوصاً ایسے نازک موقعہ پر جبکہ خدا نے اپنی ایک مامور کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک میعاد مقرر کی ہو۔ اور اسمیں کسی قسم کی تشریح بھی تقدیم و تاخیر کی نسبت نہ ہو۔ پھر اسمیں کمی بیشی واقع ہو۔ قادیانی آریے لیکھرامی استفسار پر مرزائی کراماتوں اور پیشین گوئیوں کی تصدیق سے انکار کر چکے ہیں۔ سنی ارطور کی آمد کی پیشین گوئی ایک معمولی امر ہے۔ عام قاعدہ ہے کہ روپیہ بھیجنے والا دو چار روز قبل اطلاع دے دیتا ہے زلزلہ کی پیشینگوئی کو مرزا صاحب خود ازالہ اوہام حصہ اول میں بے حقیقت قرار دے چکے ہیں اور قبل از آمد زلزلہ اسکی اشتہارات کی طرف سے جو تعیین تاریخ صاف الفاظ میں نہیں ہوا اور اب تو اسی نام سے الہاموں کی ڈاک لگ گئی وہ سادھو جس نے دہرم سالہ میں ایکروز قبل کہا تھا۔ کہ کل ایسا خوفناک زلزلہ آئیگا۔ اور اب ایکبار بڑی آفت کے آنے کی خبر دیتا پھرتا ہے مرزا صاحب سے سبقت لیگیا۔ جن پیشگوئیوں میں استعارات بتلائے جاتے ہیں وہ ایسے نرالے ہیں۔ جنکو سنکر احمق بھی ہنستے ہیں۔ جیسے آتھم والی پیشگوئی میں جب وہ مرگ ہاویہ میں نہ گرا۔ تو اسکے خائف ہونے کو ہاویہ بنایا۔ اور اسکے دل میں تائب ہونیکو (جسکا علیم خدا ہے لیکن بظاہر آثار نہیں پائے گئے) موت سے بچنے کا سبب ٹھیرایا۔ تیسری دلیل کا جواب یہ ہے۔ کہ مرزا کی عربی الہامات میں زیادہ حصہ آیات قرآنی اور احادیث محبوب سبحانی و مشہور شعراء و علماء کے کلام کا

ہوتا ہے۔ البتہ مرزا صاحب کہیں مقدم موخر کر دیتے یا کوئی لفظ بڑھا دیتے ہیں چنانچہ لیکھرام والی پیشین گوئی عجل جسد لہ خوار۔ اور زلزلہ کی پیشین گوئی ایسی صورت میں انکا عدیم النظیر ہونا مرزا صاحب کی ماموریت کا ثبوت نہیں ہو سکتا اسپر بھی پیسہ اخبار وغیرہ میں ان کے مقابلہ پر عربی عبارتیں لکھی جاتی ہیں الہامی قصیدہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بہت سی غلطیاں نکالیں اور مرزا صاحب سے بجز سکوت کے کچھ نہ بن پڑا نیز معتقدین کی تصنیف بہت سی ایسی کتب عربی میں موجود ہیں کہ جنکے مقابلہ پر مرزا صاحب ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتے علماء زمانہ حال میں سے ہندوستان میں ایک عربی اخبار البیان نکلتا ہے مولانا نسیم اللہ صاحب بخاری نے ایک کتاب جسکا نام غالباً تاسیم العلوم ہے مولوی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر القرآن بکلام الرحمن تصنیف کی ہے مصر و عرب کا تو ذکر ہی کیا ہے اگر کچھ حوصلہ ہے۔ تو مرزا صاحب مرد میدان بنیں اور تصانیف مذکورہ بیسے اپنے الہامات کا مقابلہ کریں۔ اور جو غلطیاں انکی الہامی قصیدہ میں نکالی گئی تھیں۔ انکا تسلی بخش جواب دیں۔ چوتھی دلیل کا جواب یہ ہے۔ کہ مفصل بیان فرمائیے۔ کہ ان کو نسے ناقابل برداشت مصائب مرزا صاحب کو پڑے ہو اور کس کی مخالفت سے کونسا عظیم الشان نقصان ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ کسی مولوی نے تکفیر کا فتوی دیدیا ہو۔ لیکن آپ کی حضرت نے بھی اسکا بدلہ نہ چھوڑا ہو گا۔ جنابمن یہ گورنمنٹ انگلشیہ کا پر امن عہد حکومت ہے جو جسکا جی چاہے کرے اور جبتک چاہے نباہے۔ کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ طرح وزہ سید اور پنڈت دیانند کے استقلال پر نظر کیجیو اور انہیں بھی ایذا لائیے۔ پانچویں دلیل کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو صابر و خلیق کہنا عکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق ہے۔ باوجودیکہ خدا نے ان سے نصرت و حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ اسپر بھی اگر کوئی ان پر ایک دعوی کرے تو وہ دس کرتے ہیں۔ جناب رسالتمآب کی پیروی نہیں کرتے۔ کہ جو آپ پر ظلم کرتا تھا ان سے نیکی سے پیش آتے تھے جنہوں نے کھانے میں زہر دیا انکی بہتری چاہی جو تارک الوطنی اور طرح طرح کے مصائب کا باعث ہوئے۔ انکو امن دیا حفاظت کی۔ اخلاق کی یہ کیفیت۔ اگر کسی نے ایک سخت کلمہ کہا یا لکھا ہے۔ تو اسکو ہزار گالیاں سنائیں۔ مولوی صاحب ثناء اللہ وغیرہ کے مقابلے کی تحریرات شاہد ہیں۔ بلکہ جنہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ ان کی نسبت خواہ مخواہ بعض تصنیف میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جیسے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سلمانون

جسکی مثال احمد بیگ کی لڑکی والا الہام ہے سنعیدھا سیرتھا الاولی (رسالہ انجام آتھم) یعنے ہم اسکو کنواری کر کے تیرے پاس لائینگے جسکی مرزا صاحب کو ابھی امید

ahmadimuslim.de

کی دل آزاری کیلئے امام مہدی اہل اسلام کو خونی مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا
اگر کوئی مسلمان شخص حق گوئی کا شبہ پیش کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ
بیشتر فرما چکے ہیں۔ گویا روز و ریخ بھی ہیں۔ احمد بیگ کی لڑکی کے معاملہ میں
فضل احمد کی بیوی کو کیسے ناجائز دباؤ دیئے۔ انکی وہ شرمناک تحریریں مولوی
ثناء اللہ صاحب نے رسالہ الہامات مرزا میں چھاپی ہیں۔ اور مرزا صاحب
کی طرف سے ان کی تغلیط نہیں کی گئی۔ اگر وہ تحریریں فرضی ہوتیں تو مرزا صاحب
ایسے نہ تھے جو مولوی صاحب پر بغیر دعوی کئے یا جواب دیئے رہ جاتے۔ تمام
معاملات آپ کے حضرت صاحب کی سخت مزاجی۔ خود غرضی۔ نفس پروری
کوڑی کوڑی صفائی سے ثابت کر رہے ہیں صبر و اخلاق میں کبھی سرسید کا نمبر
بڑھا ہوا ہے کسی اخبار کا کوئی نمبر انکے ہجو سے خالی نہیں ہوتا تھا اور نہایت
فحش گالیاں اسکو لکھی اور دیجاتی تھیں۔ اگر وہ آپ کے حضرت صاحب
کی طرح دعوی کرتا۔ تو سو دو سو آدمی ضرور سزایاب ہو جاتے تکفیر کے فتووں
کا شمار تو مشکل ہے۔ بہتوں کو اسکی تکفیر کی بدولت رنج نصیب ہو گیا اور
اسی وجہ سے ہم نے کرشن قادیانی سے اوسکا مقابلہ کیا۔ اسپر اسنے نہ کسی پر
دعوی کیا نہ کسیکو گالی دی نہ کافر کہا۔ چھوٹی دلیل کا جواب یہ ہے۔ اسوقت اسلام
میں جسقدر فرقے موجود ہیں۔ سب کے سب مہدیوں سے تھے۔ امام رازی
امام غزالی۔ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے عہد میں نیچری فرقہ کا ہونا
ثابت ہے غالبا مولوی شبلی صاحب نے تذکرہ ہارون رشید میں بھی اس قسم
کے عقائد کے لوگوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ آجکل ترقی اسلام بھی بغیر کسی سہارے
کے بفضلہ تعالی روز بروز روز افزون ہے۔ انگلستان وغیرہ میں بہت سے
لوگ مشرف باسلام ہو گئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی ہندوستان میں چینیوں
میں کوئی کمی حصہ نہیں۔ اور اتحاد و اتفاق بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور ان
میں سے کسی بات میں آپکے حضرت صاحب کے مشن کو دخل نہیں حالات مذکورہ سے
ثابت ہے۔ کہ اسوقت کسی امام کی ضرورت نہیں البتہ زمانہ شناس علماء
کی جو بفضل خدا اب پوری ہوتے جاتے ہیں مرزا صاحب کی ماموریت تو صرف
پنجاب ہی کے لئے مخصوص معلوم ہوتی ہے ورنہ اول درکعبہ پر جو سرچشمہ ہر
دین متین کا مرزائی لکھ ہوتا۔ اور عرب میں نہ خود گئے۔ نہ کسی دوسرے
معتمد حواری کی سرکردگی میں مشن روانہ کیا مقصد اصلی کو چھوڑ دیا جسکے سامنے
سب کچھ حاصل ہو جاتا۔ اور مسیح کی فرضی قبر تلاش کرنیکو مشن دوڑا دیا۔ صرف

اشتہار بازی سے حق تبلیغ ادا نہیں ہو سکتا بتلایئے! کتنے عرب اور ایرانی
روسی۔ جاپانی مرید ہوئے۔ پنجاب میں ہی دس بارہ ہزار آدمی مرزائی ہو
ہونگے اور اشتہاروں میں کبھی پچاس ہزار کبھی ایک لاکھ تعداد ظاہر کرنے
سے نہ رعب بڑھ سکتا ہے نہ صداقت ثابت ہوتی ہے مولانا حاجی امداد اللہ
مہاجر مولوی فضل الرحمن خواجہ اللہ بخش حاجی وارث علی صاحبان رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین میں سے ہر ایک صاحب کے مریدین کی تعداد لاکھوں ہے اور مولانا
احمد حسن امروہی و مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مدظلہم العالی کے مریدین
اور معتقدین کا شمار مشکل ہے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ہر شہر و قصبہ کی
آبادی میں سے پچہتر فیصدی مسلمان ان حضرات کے معتقد ہیں اور ایسے ہی
حضرات لوگوں کو صراط مستقیم پر لانے اور متحد کرنے میں ساعی و مصروف ہیں
چونکہ یہ کام اونہوں نے محض خلوص سے اختیار کر رکھا ہے اس لئے ان
کی سعی ایک حدتک کامیاب ہے مرزا صاحب نے بجائے اتحاد و اتفاق کے
اپنے جدید فرقہ کی بنیاد قایم کرکے مسلمانوں میں نفاق ڈالدیا اور بجا طور پر راست
پر راہنمائی کرنیکے لغو پیشین گوئیاں اور نامعقول رکیک کرکے بہتوں کو انبیاء
سے بدظن اور اسلام سے مشکوک کر دیا۔ مصرعہ

حیف در دین نبی رخنہ گری پیدا شد

یہ آپکا فرمانا غیر صحیح ہے کہ مسلمانوں کو غیر مذاہب والوں سے بغض و عناد
تھا۔ اگر تھا بھی تو فرمایئے! آپکے حضرت نے اسکا کیا انسداد کیا۔ عوام پر اسکا کیا
اثر ہے اور کیا ہو سکتا ہے اگر اپنی جماعت کی نسبت ارشاد ہے تو یہ مٹھی بھر
آدمی کس شمار قطار میں ہیں غیروں کا تو ذکر ہی کیا ہے مرزائیوں کو تو مسلمانوں
سے عناد ہے مرزائی اور مرزائیوں کی تالیفات شاہد ہیں لیکھرام آتھم
وغیرہ کی نسبت پیشگوئیاں کرکے ہندوؤں اور عیسائیوں سے عمر بھر
جھگڑا بند ہو ادیا۔ ہمیں ایسے مہدی کا انتظار ہے جو مسلمانوں کی نہایت
درجہ کی ذلت و قلت کیحالت میں مامور ہوگا۔ ظالموں۔ مذہب میں
رخنہ اندازوں سے بہ لفظ حق طلبی بدلہ لیگا اور ظلم و فساد کو دور کریگا۔ اوسکو
خونی مہدی کہنا بیجا ہے خونی وہ ہوتا ہے جو بغیر گناہ کسیکو قتل کرے یا کسی
کی موت کا باعث بنے۔ جیسے کرشن قادیانی لیکھرام آتھم مولوی رسل بابا
مرحوم اور مولوی اسمعیل علیگڈہی مرحوم اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم
اور خدا جانے کون کون جیسا کہ تحفہ گولڑویہ میں مذکور ہیں (لقول خود بلا ثبوت

کارخانہ
یہ کارخانہ
بڑی نیکنامی
بڑی فہرست
روانہ ہوگی
ناگر
یہ تیل خاص
نیا ایجاد ہوا
پہونچنے روکتا
سردرد وغیرہ کو
فی شیشی ۸
منیجر کارخانہ
تسنیم

اونکی وجہ سے مرے مصرع

زندوں کو مارنے کو مسیح زماں ہو

ور اکسی نے مخالفت کی اور مرزا جی نے کوسنے کو ہاتھ اوٹھایا جب جناب رسالتمآب رونق افروز عالم ہوئے۔ تو ملک پر برکات کا نزول ہوا۔ قحط دور ہوا عرب فارسیوں کی غلامی سے آزاد و مرفہ الحال ہوئے۔ مرزا صاحب کی تشریف آوری سے ایسے قحط پڑے کہ الحفیظ ؎

نہ بر کوہ سبزہ نہ در باغ شخ

ملخ بوستان خورد و مردم ملخ

طاعون ایسا پہیلا کہ الامان۔ خدا کے دارالامان میں بہت سے گہر بے چراغ اور بہت بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ طاعون سے دارالامان اور مرزائی جماعت دونو محفوظ نہ رہی لیکن اس عاصی کا وطن بفضلہ تعالیٰ ابتک محفوظ ہے۔ زلزلہ ایسا آیا کہ جو نمونہ تہا ان زلزلۃ الساعۃ شی عظیم ؎

جگہ جو امن کی ڈہونڈہی تو راہ بھی نہ ملی

وہ قہر تہا کہ خدا کی پناہ بھی نہ ملی

اور جسقدر دیہات قصبات شہر اضلاع قادیاں کے قریب تہے انہی کو سب سے زیادہ ان آفات سے حصہ ملا ہے۔ الغرض جو آفت آئی ہے وہ مرزا صاحب ہی کی بدولت۔ جیسا کہ ان کے اشتہارات و تالیفات سے ثابت ہوتا ہے۔ مصرعہ

آگے آگے ترے قامت کے قیامت آئی

سو جناب من ایسے امام کو دور ہی سے سلام ہے اور جو کچہ جرمانہ تجویز کریں ہم دینے کو طیار ہیں بشرطیکہ دنیا سے جلد تشریف لیجاویں تاکہ خلق خدا آفات سے نجات پاوے مصرعہ

ایسے آنے سے تو بہتر تہا نہ آنا تیرا

مخالفین کے رد میں جو مرزا صاحب نے کثیر التعداد کتابیں تالیف کی ہیں کسی ایک کتاب میں بتلا دیجئے کہ آپ کے مجدد صاحب نے کون کون سے مسائل کے ایسے قابل اطمینان جواب دئیے ہیں۔ جو متقدمین یا متاخرین میں سے کسی کو نہیں سوجہے۔ اور انکی تصانیف میں مجملاً یا مفصلاً مذکور نہیں اور کونسا مخالف دم بخود ہوا۔ ہنود کو یہ حوصلہ کہ رد اسلام میں متعدد اخبار جاری اور بہت سی کتابیں تالیف کریں مرزا صاحب ہی کی وجہ سے ہوا ہے مصرع

اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست

کرشن قادیانی نے بزرگان ہنود و نصاریٰ کو ایک سخت کلمہ لکہکر جناب رسالتمآب اور دیگر بزرگان دین کی شان میں لاکہوں گستاخانہ کلمات لکہائے ہیں۔ اسلئے انکی ہر تالیف میں اگر ایک ورق کسی کے رد یا جواب میں ہے تو تین ورق اپنی کرامات کے تذکروں سے بہری ہوئی ہیں۔ یہ بھی ایک اشتہار کا ذریعہ انکا ہے جیسے آجکل اکثر سوداگر جنتریاں وغیرہ بناکر اسمیں اپنی تجارتی مال کا اشتہار درج کرتے ہیں جب ایسے کہ ہم نے براہین احمدیہ کا جواب لکہا۔ آپ کے گرو تو خاموش ہو رہے آپ نے اس کا جواب الجلب دیا۔ پہر اس نے متعدد رسائل لکہہ ڈالے آخر آپ بھی ہہتک کر بیٹھ گئے۔ مجبوراً علماء کرام نے توجہ کی اور ایک ایک کے بخیے اڑا دیے۔ مرزا کی کراماتوں کو دیکہکر کون کون سے پادری یا پنڈت یا سو پچاس غیر مذاہب والے ایمان لائے ہیں بلکہ ان کے ساتھ ہی مخالفین نے انبیاء کے بھی ٹھٹھے اڑائے ہیں۔ ان کے سوا اونہوں نے بہت سے مسلمان کئے اور کر رہے ہیں ہاں کرشن قادیانی کے دعوے اور کراماتوں کا اتنا اثر ضرور ہوا ہے کہ بہت سے مسلمان معجزات وغیرہ کے منکر ہوگئے کئی مسلمان آریہ عیسائی بنگئے عبد الغفور بی اے محمد عمر وغیرہ جو اپنے آریہ ہونیکی وجہ یہی بیان کرتے ہیں۔ خوب یاد آیا۔ کوئٹہ بلوچستان میں ایک عیسائی اتفاقاً مسیح بالفضل مسیح مجہکو ملا تہا۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں پہلے مسلمان تہا۔ پہر مرزائی ہوگیا۔ جب قادیان عرصہ تک رہا اور مرزا صاحب کے حالات دیکہے تو مجہکو خیال ہوا۔ کہ آپ کے نبی آخر زمان نے بہی ایسے ہی ڈہنگ ڈالے ہونگے۔ میرے نزدیک تو مرزا صاحب کو آپ سے بھی احتیاط کرنی چاہئیے۔ (مگر یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ بغیر آپ کے انکا کام نہیں چل سکتا) کیونکہ جب میں آپ کے پاس آکر بیٹہتا تہا۔ تو آپ انہیں کلمہ شریف سے فرمارہے تہے۔ (کہ جب میری عمر چودہ برس کی تہی۔ تو میں فلان صوفی صاحب کا مرید ہوا۔ پانچ سات سال بعد ان سے عقیدت نہ رہی تو ایک دوسرے فقیر صاحب سے بیعت کی۔ کچہ عرصہ بعد انکی حالت اچھی نہ معلوم ہوئی تو ایک مولوی صاحب کا مرید ہوا۔ پہر ایک عرصہ کے بعد انکی بیعت شکست کرکے حضرت صاحب کے قدموں پر آپڑا) ؎

الشہرہ کہ تلون رہی کیا تہا آجکی کیا ہو شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

ahmadimuslim.de

اس تلون مزاجی سے بعید نہیں - کہ اگر لندن جانا ہو - تو جناب عیسائی بھی ہوجاویں - المختصر کوئی ایک عقل سلیم مرزا صاحب کو مسیح موعود و مہدی معہود تو ایکطرف مقدس عالم یا خیرخواہ اسلام بھی نہیں کرسکتا - کرشن کا خطاب البتہ میرے خیال میں مرزا صاحب کیلئے موزون ہے -

حکیم صاحب :- آپ نے فرمایا تہا کہ مجھکو کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اسلئے میں نے کچھ مختصر مسائل عرض کئے تہے - اب آپکی تقریر سے معلوم ہوا کہ آپ مباحثہ کرنیکو آئے ہیں اور بسر مسند (؟) ہونا میرے درست نہ تہا کا وقت نہیں اسلئے مجبور ہوں فقط

جاہل منکر نہ آئے راہ پر صحبت سے کبھی
جہل سے بوجہل اپنے نامسلمان ہی رہا
اگر پھر کبھی تشریف لاویں - تو مناسب ہے -
میں ، لیجئے اسلام ہیا زندہ صحبت باقی -

عتاب نامہ

مرقومہ جناب مولوی عبداللطیف صاحب از سیناوہ (؟)

بعد سلام مسنون واضح و لائح ہو کہ ۱۲ مئی کے پرچہ میں سائل کے ایک سوال کو آپنے درج کیا ہے وہ یہ ہے کہ بعد رکوع جو رفعیدین کرتے ہیں اوسکو بعد قومہ چہوڑ دینیکی حدیث لائیے سائل خود بھی ہاتھ نہیں چہوڑتا - اوسیطرح سجدہ میں چلا جاتا ہے آپ نے اوسکا جواب کچھ نہیں دیا بلکہ یوں لکہدیا کہ علماء دین توجہ فرمائیں قصور معاف اول تو ایسے سوال لاطائل کا درج اخبار کرنا نہ چاہئے - کیونکہ مخالفین دریدہ دہن کا سمجھ لوگوں میں طعن و مذاق کا موقع ہوجاتا ہے - اگر سوال درج کیا تہا - تو جواب بھی اسکے ساتھ درج کیا جاتا علماء دین کو متوجہ کرنیکی کیا ضرورت - آپ خود ہر طرح سے جواب دے سکتے تہے اگر سائل نے اُن احادیث کا مضمون نہیں سنا تہا تو آپ نے سنا دیا ہوتا کہ نماز میں ہر رکن کے بعد اسقدر ٹہیر کر اعضاء جسم اپنی اپنی جگہ آرام سے آجائیں پھر دوسرے رکن کا قصد کرو جب رکوع کے بعد رفعیدین کی تو یا ہیں دونو گرے ہوئے تہے یہو پہنچے - اور قومہ میں قیام کیا - تو اب ہر اعضاء کو اپنی جگہ آنا چاہئے معلوم نہیں کہ سائل کے ہاتھ تہم گئے ہیں کا دوکش مبارک میں یا ران شریف

جب آپ فرماتے ہیں کہ سائل ہاتھ نہیں چہوڑتا اور دونوں ہاتھ کندہوں پر چپکائے ہوئے سجدے میں چلا جاتا ہے چاہے گھٹنے ہوں یا پنڈلیاں کیا اچھی سمجھ ہے اور رحبتہ قیاس تفقہ فی الدین کیا اسیکو کہتے ہیں - اور یہ بھی آیا ہے کہ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قومہ میں اسقدر قیام فرماتے تہے کہ بعض اصحابہ کو گمان گزرتا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاید کچھ سہو ہوا لیکن آپ دیر میں سجدے میں جاتے تہے اور قومہ میں دعائیں بھی پڑہتے تہے - تو اتنی دیر تک ہاتھوں کو مونڈہوں تک اوٹہائے رکھنا تکلیف کا باعث ہوگا نہ آرام کا - اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد رفعیدین کے ہاتھ اپنی جگہ پر آنا چاہئیں - اگر مناسب ہو - تو یہ مضمون درج اخبار کردیجئے میں آپ کا خادم ہوں اور علی خیر خواہ میری عرض محض اللہ کے واسطے ہے - میرے سوالوں کے جواب بذریعہ خط بیرنگ یا بذریعہ اخبار تحریر فرمائیے اخبار میں ایسی عبارت ہو کہ جس سے لوگوں میں وحشت پیدا نہ ہو - سوال نمبر ۲ کے نیچے ۱ کسی پرچہ میں لکہا ہے - کہ گانا بجانا شادی وغیرہ میں جائز ہے - حدیث عائشہ رض سے اعلان نکاح میں صرف دف کا بجانا ثابت ہوتا ہے - سو آپکو ایسا ہی لکہنا چاہئے تہا - کہ دف بجانا اعلان نکاح میں جائز ہے کچھ فرض و سنت نہیں اور وہ کب کہ جو فحش و واہیات نہ ہو - جیسا کہ ہندوستان میں ہوتا ہے اور عامر رض کی حدیث تحریر فرمائی - اور شادی میں گانا جائز کردیا حضرت من غور تو فرمائیے کہ حضرت عامر رض بھی ایک صحابی تہے اونکو بھی اوس پر تعجب ہوا - حالانکہ وہ لڑکیوں کا گانا حمد و نعت اور بہادریان شجاعان بدر وغیرہ کی گاتی ہونگی - نہ کہ ہندوستان کا سا گانا کہ جو فحش و واہیات سے خالی نہیں ہوتا - آپکے شہ دینے سے اسی گانیکا علی الاعلان شروع ہوگیا - اور خوش مزاج لوگوں کے حوصلے نکلنے لگے سوال نمبر ۳ کے نیچے جو آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ڈہولک اور نقارہ اور تاشہ بجانے کی ممانعت میں کوئی حدیث نہیں آئی - سبحان اللہ العظیم اور قوال اور مسیہ خوان وغیرہ جو صرف ڈہولک ہی پر گاتے بجاتے ہیں اون پر کیا الزام رہا - کیونکہ ڈہولک کی ممانعت میں تو کوئی حدیث آئی ہی نہیں - اب کیا تہا چہٹی ہوئی اور دوچار جو لوگ بخوف طعن و تشنیع عوام کے باجے گاجے سے پرہیز کرتے تہے اب وہ بھی کہلے خزانے بیدہڑک شادیوں

ahmadimuslim.de

بیس گانے بجانے لگے جب اونکو ڈھولک بجانیسے منع کیا جاتا ہے تب وہ آپ کی تحریر پیش کردیتے ہیں۔ حضرت سلامت اگر آپ یوں تحریر فرماتے کہ ڈھولک اور نقارہ اور تاشہ بجانا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ اتنا ہی کافی تھا نہیں معلوم کہ آپکا خیال اوسوقت کہاں تھا؟ افسوس صد افسوس سوال نمبر ۲ میں آپنے ایک پرچہ میں تحریر فرمایا ہے مسمریزم کا علم سیکھنا اور اوسپر عمل کرنا میرے نزدیک کچھ قباحت نہیں اور جسکو سیکھنا مخالفت معلوم ہو۔ تو تحریر کریں۔ سائل تحصیل علم مسمریزم کو اگر یہ جواب دیا جاتا کہ اہل اسلام کے نزدیک مسمریزم کی کچھ اصل نہیں۔ قرآن و حدیث اور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین سے اسکا پتہ نہیں لگتا جو چیز ایسی بے اصل ہو اوسکے بدعت ہونے میں کیا شک ہے جنا میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ عاملان مسمریزم مانند جادو اور ٹونکے کی سی کارروائیاں کیا کرتے ہیں اکثر چھوٹے بچوں کو کسی رنگ سے بیہوش کرکے غیب کی باتیں پوچھا کرتے ہیں۔ وہ بیہوش لڑکا غیب کی باتیں بتلاتا جاتا ہے۔ اور عاملان مسمریزم آمنا و صدقنا کہتے جاتے ہیں۔ معلم مسمریزم مفتی انجار پرشاد صوفی ایڈیٹر جامع العلوم مراد آباد نے ایک کتاب مسمی زندہ کرامات لکھی ہے وہ ہماری نظر سے گزری لا حول ولا قوۃ ایسی واہیات وخرافات شعبدہ بازیوں کو دین محمدی سے کیا علاقہ۔ یہ وہ انجار پرشاد صوفی ہیں کہ جنکو پانچ چھ سال کی قید ہوئی تھی۔ لیکن مسمریزم نے قیدخانہ میں کچھ بھی امداد نہ کی اور زندہ کرامات نے کچھ بھی اثر نہ دکھایا العیاذ باللہ منہا حضرت من قسم صحیح و باطل کا ثواب و عذاب تا قیامت مفتی کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہیگا۔

سوال نمبر ۳ آپنے ایک پرچہ اہلحدیث میں لکھا ہے کہ فونوگراف میں اگر اچھی غزلیں بھی ہوں۔ تو سننے کا مضائقہ نہیں اور علماء سلف و خلف ہر قسم کا باجا سننے کو حرام فرماتے ہیں۔ اوسکے لہو و لعب اور لغو ہونے میں شک نہیں اگر درست ہے تو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ اور آثار صحابہ سے باجے سے راگ سننا ثابت کردیجئے۔ خدا خدا کرکے گانا بجانا شادیوں میں اور سوائے اسکے علمائے سلف و خلف کی کوشش سے موقوف ہوا تھا۔ آپکی تحریر سے تھوڑا تھوڑا جاری ہو چلا۔ اور آپسمیں جنگ و جدل شروع ہونے لگی اللہ رحم کرے مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے اپنے کسی رسالہ میں لکھا ہے بایں الفاظ کہ محدث خشک کے قول پر مطمئن نہ ہو بیٹھے مخدوم من جبکہ اہلحدیث ائمہ مجتہدین کے قول مخالف حدیث کو نہیں مانتے۔ تو ایک عالم خلف کے قول کو بے سند کیونکر تسلیم کرسکتے ہیں۔ یا تو ان سائل کا جواب بدلیل کامل تحریر فرمائیے ورنہ رجوع کر لیجئے۔

اور ہم سب کو اپنا خادم تصور کیجئے ہم لوگ آپکے ہم مسلک و ہم ملت ہیں نہ مخالف ہمیں تو صرف آگاہ کرنا منظور ہے وہ بھی محض اللہ واسطے ۲ جون کے پرچہ اہلحدیث میں لکھا ہے کہ بعد رکوع ہاتھ چھوڑنے چاہئیں اس سرخی کے نیچے چار سطر کے بعد لکھا ہے۔ کہ جو اشخاص بعد رفعیدین کے پہلے ہاتھ نہیں چھوڑتے بلکہ باندھ رکھتے ہیں غلطی پر ہیں۔ سائل کے سوال کا یہ جواب ہی نہیں سائل کہتا ہے کہ بعد رکوع جو رفعیدین کرتے رفع کے بعد چھوڑنیکی حدیث لاؤ۔ سائل ہاتھ نہیں چھوڑتا بلکہ ویسے ہی سجدے میں چلا جاتا ہے ابن عمر رض سے جو حدیث متفق علیہ مولوی عبداللہ صاحب نے لکھی ہے اوس سے یہ ثابت کیا ہے کہ بعد رکوع رفعیدین کرکے ہاتھ باندھتے ہیں یا سجدے میں جاتے ہیں بلکہ سائل کے جواب میں مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ فصل اول کی پہلی حدیث جو ابوہریرہ رض سے منقول ہے اوسکے فقرہ کافی ہوسکتے ہیں ہر رکن کے بعد اطمینان سے ٹھیرو اور اطمینان جبھی ہوگا کہ ہر اعضاء اپنی جگہ آجائیگا ورنہ اطمینان نہ ہوگا اسکو سوچ سمجھکر تحریر فرمائیے باقی آئندہ۔ اکثر خطوط احقر کے آپنے جواب نہیں دئے یہانتک کہ ایک رجسٹری شدہ پاکٹ جواب طلب بھیجا اوسکا بھی جواب ندارد۔ بھلا اور کچھ نہیں اتنا تو لکھا ہوتا۔ کہ یہ رسالہ تیرا چھپنے کے لائق ہے یا نہیں۔ تو اسکے جواب کی کیا امید ہے لیکن ضرور خیال فرمائیے کہ اگر آپ اس خط کا پورے جواب نہ دینگے تو ہم لوگ بروز قیامت خدا کے روبرو آپ پر استغاثہ کرینگے۔

اللہ تعالیٰ جلشانہ نے آپکو علم رشد ہدیٰ سے شرف عطا فرمایا ہے
اللہ رب العزت آپکا اور ہمارا سب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین

اسی ۲ جون کے پرچہ میں مباحثہ علیگڈھ کی کیفیت دیکھی الحمد للہ

ساری خدائی یکطرف ہو فضل الٰہی یکطرف

اللہ تعالیٰ جسکی حفاظت کرے اسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے؟

(ایڈیٹر) لہ جس سوال کا جواب نہ معلوم ہو اوسکا جواب یہی ہے کہ ما انا من المتکلفین واللہ اعلم کہکر دوسرے عالم کی طرف سپرد کرے بس یہی طریقہ سلف کا ہے جسکو آپ معیوب جانتے ہیں۔ لہ شادیوں میں گانا بجانا جائز ہے اور فرض واجب سنت نہیں۔ میں تو ان دونوں عبارتوں کا مطلب ایک ہی جانتا ہوں نہیں معلوم آپ نے کیا فرق سمجھا ہے۔ ہندوستان میں اگر فحش گانا ہی منع ہے گر اس سے غیر فحش گانے کی ممانعت کیونکر ہوگئی لہ ڈھولک وغیرہ کا ذکر شادیوں میں ہے نہ کہ عام طور پر۔ آپ نے غور سے نہیں دیکھا ان آپکا

ahmadimuslim.de

یہ کہنا کہ یوں لکھتے ہیں کہ ڈھول باجہ اور نقارہ وغیرہ شرع میں ثابت نہیں۔ اتنا ہی کافی تھا۔ مولانا یہ جواب سوال سے مطابق نہیں سوال اگر امور عادیہ سے ہو یعنی ایسے کسی کام سے جسکو کرنیوالا ثواب جانتا ہے۔ تو اسکے جواب میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ یہ کام قرآن و حدیث سے ثابت نہیں یعنے شریعت نے اسپر ثواب کا وعدہ نہیں دیا۔ پس اسکو ثواب کی نیت سے کرنا بدعت ہے لیکن اگر سوال کسی ایسے کام سے ہو جسکو کوئی موجب ثواب نہیں بلکہ سائل کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس کام کے کرنے پر مواخذہ تو نہیں تو اسکا جواب یہی ہے کہ اس کام کی ممانعت نہیں آئی۔ غرض موجب ثواب کے لئے ثبوت من الشرع ضروری ہے اور عدم مواخذہ کے لئے عدم ذکر کافی ہے حدیث ذرونی ما ترکتکم کے یہی معنے ہیں۔ کیا اس سوال میں آپ بھی اصول مذکورہ بھول گئے ہیں مولانا کون کہتا ہے کہ مسمریزم سیکھنا سنت ہے جسکا ثبوت آپ قرآن و حدیث یا سلف سے چاہتے ہیں سائل اگر پوچھتا ہے تو صرف یہ ہے کہ مسمریزم بھی مثل ٹیلیگرام۔ ٹیلیفون ریلوے وغیرہ فنون کے ایک علم ہے جو قوائے قدرتیہ کے استعمال سے ترقی پاتا ہے یہ اسکا بھی دعوی نہیں کہ ہم غیب دان ہیں۔ اس سوال میں بھی آپ اصول مذکورہ بھول گئے۔ فونوگراف سننا جو کوئی کار ثواب جانے اس سے پوچھئے کہ اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے دیجئے۔ لیکن جو ایسا نہ جانے بلکہ صرف مباح کا قائل ہو۔ وہ بھی اس لحاظ سے کہ شریعت میں اسکی بابت کوئی علم یا ممانعت نہیں آئی۔ تو اس سے کیا پوچھو گے بس اسکا جواب یہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذرونی ما ترکتکم (جبتک میں تمکو بلا حکم کے چھوڑدوں تم مجھے چھوڑ دو یعنے جبتک میں تمہیں کوئی حکم نہ دوں تم بھی مجھ سے توضیح اور کرید نہ کیا کرو۔ افسوس عموماً آجکل علمائے کرام اس اصول کو بھول جاتے ہیں۔ کہ امور مباحہ کو مشتبہ جانکر دقت میں پڑ جاتے ہیں۔ میں آپ کی راست بیانی کا شکر گذار ہوں۔ جزاک اللہ! یہی طریقہ سلف کا تھا۔ میں آپ کے خطوط کے جوابات ہمیشہ دیا کرتا ہوں۔ خصوصاً رجسٹری خط کا جواب تو فوراً دیا تھا۔ شاید ملا نہ ہوگا افسوس ؎

وہ نامہ بر رقیب ہے یہ خبر نہ تھی
دنیا کے کاروبار ہیں سب اعتبار پر

تقلیب الاسلام جلد دوم تیار ہے قیمت ۲ر مینیجر

غزل

در ترغیب توحید و سنت از منشی عبد الرؤف موحد ساکن یاسم

دن رات یاں پہ عامل توحید رہ فرود — تیرے تصور علم میں جنت ہے یہ قصور
خالی زبان سے دعوئے توحید ہے عبث — اعمال سے بھی وحدت مسلم کا ہو ظہور
کفار بھی خدا کو تو واحد ہی کہتے ہیں — کرتے ہیں شرک سات وہ نہ یوں ان کر شعور
معبود اپنا غیروں کو گردانتے ہیں وہ — نار سقر ہے انکو لئے گر یہ فی النشور
مومن کہا کے قبر سے لیتے ہیں حاجت اگر — یہ شرک ہے یہ شرک نہ بخشتے کبھی غفور
سنت پہ رہ مدام دل و جان سے نثار — لبریز تو کمال سے ہے یہ عبث کا سب غرور
یاں سنت نبی کا مختصر ہے جو کوئی — ہے وہ ذلیل چہرہ پہ اوسکے نہیں ہے نور
جو مولوی زبان کی خاطر کرے دخل — ہے گرم اوسکے واسطے دوزخ کا دار تنور
حج کو کیا نہ اور غنا کا جو دم بھرے — دیکھ سقر میں ہوگا غنی دم۔ وہ ہر ضرور
ہر عرس و میلہ بدعت و عبث سے ہے نفر — جائز کہے او دماغ میں اسکو تو ہے فتور
یہ قبر کا غلاف و چراغاں و رسم شی — ہے بدعت عظیم رہ اس سے سد القصور
خیر القرون میں نہ تھا اسکا پتہ کہیں — شر القرون میں ہو گیا انکا سو ظہور

ہے یہ دعا موحد عاجز کی اے خدا
بخش سب گناہ۔ تو رحیم ہے اور غفور

وصیت نامہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم ساکن چھپرہ

ڈرتے رہو تم اللہ سے ہر کام میں — پڑیو مت شیطان کے تم دام میں
دیکھیو محتاج کو تم کچھ ضرور — بات کرنے میں نہ کیجیو تم غرور
بیٹو میری عقل سے تم رکھو کام — سب سے بولو نرم اور شیریں کلام
غصہ جب آوے تو اسکو ٹالیو — کام گھر کا دیکھیو اور بھالیو
کار دنیا میں ہو قانون کے لحاظ — حکم حاکم کا ہے ہر دم حفاظ
کاروبار آئین کے سب ساتھ ہو — غصے سے آئین میں مت بات ہو
عکس آئین کام میں گر جاؤ گے — حکم حاکم سے بہت پچھتاؤ گے
بیٹو تم آئین رکھیو اپنے پاس — غیر کی اس بات میں ہو دو ناس

انتخاب الاخبار

وہ بہاگ گیا :- موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی - بانی مسجد نے جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کو جمعہ پڑہانے کے لئے دعوت دی - صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی گئے اوس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا - کہ آکر تحقیق کر لیں - جسکا جواب آیا - کہ اگر مباحثہ کرنا ہے - تو قاعدہ رو بطور چہ بندی کرو - تو ہم آئینگے - کیوں نہ ہو - نہ نو من تیل ہو - نہ رادہا ناچے - (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

مولوی نور احمد مرزائی ساکن موضع لودی ننگل ضلع گورداسپور کا لڑکا طاعون سے مر گیا - (افسوس مسیح مہدی اور کرشن جی کی بیعت سے کچھ فائدہ نہ دیا خسر الدنیا و الاخرۃ)

شکر ہے - کہ امرتسر میں بھی الحمد للہ ۱۳ - کو خوب بارش ہوئی -

امرتسر میں آجکل میونسپل الیکشن کا مضمون چل رہا ہے - ہم اس کے متعلق آئندہ ایک لیڈر آرٹیکل لکھینگے - انشاء اللہ

روسی اور جاپانی مراسلات مظہر ہیں کہ گذشتہ جنگ میں جو جنگ رہی جس میں فریقین کو نقصانات عظیم اٹھانے پڑے -

ایک روسی وزیر نے پیرس کے سیڈین سے بیان کیا کہ تا وقتیکہ موجودہ جنگ کا فیصلہ نہ ہو جکیگا شرائط صلح کا طے ہونا دشوار ہے اگر اس جنگ میں شکست ہو گئی تو روس ہرگز اسبات کو نہ مانیگا کہ ولاڈیواسٹک اور ساہالین جاپانیوں کو دیدیئے جائیں اور روس بحر الکاہل میں اپنا بیڑہ نہ رکھے یہ ممکن ہے کہ منچوریا پورٹ آرتھر اور تاوان جنگ کا معاملہ طے ہو جاوے -

کہا جاتا ہے کہ امریکہ - جرمنی - اور فرانس کا منشا ہے کہ جاپان شرائط صلح کو نرم کرے - مگر انگریزوں کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے - اسلئے کہ جاپان کو دبا کر اسکو جائز حقوق سے محروم کرنا صریح ناانصافی ہے -

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ حبشہ میں جس مسجد کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اسکے لئے نہایت نفیس و بیش قیمت سجادے بھیجے جائیں -

لکھنؤ میں ۳ - جولائی کی شب کو تقریبًا ۱/۲ ۱ - انچ بارش ہوئی - لیکن ہنوز پورے طور سے برسات شروع نہیں ہوئی -

پونا میں ستاہ حال کی شام سے بارش شروع ہوئی - اور ۳ کی دوپہر کو خوب زور سے برسا -

تمام دنیا کے مسلمانوں کی نسبت مختلف اندازے کئے گئے ہیں مگر کسی سے ٹھیک اندازہ نہیں ہو سکا - کیونکہ فقط چین اور سوڈان میں اسقدر مسلمان ہیں کہ انکی تعداد کا اندازہ کرنا نہایت دشوار ہے - پھر بھی ایک تخمینی اندازہ جو عربی جرائد نے مختلف مردم شماریوں سے مرتب کیا ہے یہ ہے - یورپ میں ۴۰۸ ۲۴۴ ۱۹ ۱۰۷ - ایشیا میں ۹۹۷۲ ۳ ۲۴ ۱۴۴ - افریقہ و بحر محیط ہند میں ۱۰۰۰ ۱۰۱۰۳ - اوقیانوس میں ۳۵ ۰ ۰ ۰ ۷ ۳ - میزان کل ۲۴۰ ۲۴۴ ۵ ۲۲۲ ۴ (خدائی فوج کو خدا ہی جانتا ہے - لا یعلم جنود ربک الا ھو)

منصوری پر ۳ - جولائی کو بوقت سہ پہر زور کی بارش ہوئی - شملہ میں بھی دو تین روز سے بارش ہو رہی ہے -

بابی مذہب کا لیڈر حکیم سید مرزا محمود ایرانی لاہور میں آ رہا ہے انارکلی بازار میں ایک ٹیلیفون پر نوکر ہے اور ہر اہل مذہب کو دعوت دی گئی ہے - کہ اسکے پاس آ کر مذہبی تحقیقات کریں (کیا قادیانی سے بھی ملاقات ہو گی)

قسطنطنیہ میں ۱۰ - ۱۱ جون کو مسلسل اس زور کا بھونچال آیا کہ کئی مکانات بیٹھ گئے جزائر و حصنی پاشا اپنے مکان کے نیچے دبکر شہید ہو گئے - اور بہت سے اور شخص زخمی ہوئے - محل چراغان کو بہت صدمہ پہنچا - اور اکثر مساجد کے مینار ہل گئے ہیں مسجد ایا صوفیا کا بھی ایک مینار رخنہ دار حالت میں ہے اسکی چوٹی کی برجی گر گئی ہے - بندرگاہ میں جو جہاز لنگر انداز تھے انہیں بھی بہت نقصان پہنچا - مصیبت زدگان کی امداد کیلئے حسب الحکم سلطان المعظم ایک کمیٹی ہوئی ہے - محل چراغان حضرت سلطان عبد العزیز شہید نے لندن کے کرسٹل پیلیس (محل بلوریں) کے نمونہ پر کئی کروڑ روپیہ کے خرچ سے تعمیر کرایا تھا -

قسطنطنیہ میں یونانی و یورپین ادویہ مفرد و مرکب کی قیمتیں بھی سرکاری طور پر مقرر کی گئی ہیں -

ترکی ڈاکٹر رفعت حسام الدین پاشا پروفیسر مدرسہ طبیہ استنبول نے چیچک کی نئی چیپ (دواگ) ایجاد کی ہے جس میں حالت مرض میں اسکا ٹیکہ کرنے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے - اس ڈاکٹر کی کامیابی پر خود سلطان المعظم نے بھی موجد کو مبارکباد کہلا بھیجی -

ahmadimuslim.de

دی ملت سیف ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ ملسکتی ہین - جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہون کو خیرہ کر لیتی ہین مگر جب استعمال مین آتی ہین - تو چند روز مین انکو جوہر کھل جاتے ہین - افسوس کہ اجکل لاری کے ٹکڑون کا ایسا اندا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہین ہے - اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام مین یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے - کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا - کیون! ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہین اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمین سے رنگ و روغن کرتے ہین اور ہم سے عمدہ مال مہنگا کر لیجاتے ہین اسی طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنیکے لئے قیمت مین رعائت کر دی ہے - اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہین - کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے -

غیر معمولی رعائت :- ہمنے قیمت مین کبھی لنسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ ۲ فی انچ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہین اور ارزان فروشی لیبا رفروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعائت کے ہمارے مال مین یہ خوبی ہے کہ نہائت مضبوط ہے - امید ہے کہ معزز ناظرین ہماری محنت کی داد دین گے -

	فی انچ ۹	فی انچ ۸	بحساب تین آنے فی انچ				
پیمائش ٹرنک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ٹرنک تین تالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.

کیس بکس ۱۲ فی انچ تالہ چابی ۲ فی انچ

کیس بکس سٹیل ۱۲ فی انچ

نوٹ :- ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا - تمام خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفا بند سمجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور زود تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ - کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہین تو آپ انکو منگا نے مین پھر کیون تامل اور دیر کرتے ہین - اور یہی خام خیال ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرلی جائیے نہین بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کرین چونکہ ان دنون ہندوستان اور پنجاب مین کوئی جگہ ایسی نہین جہان موذی طاعون نہو - اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہین کرتی - کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاتا - لیجئے یہ کہ ہمارے **جوہر مصفے خون** کا ضرور استعمال کیجئے - اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کیلئے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھین - لائف پلز کا ایک کورس جس مین تین بکس ہوتے ہین از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے - قیمت فی بکس ۲۰ گولی عہ

جوہر مصفے خون قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عہ

تیل سلیمانی - امراض معدی کے قلع قمع کرنے مین اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فیصد تیل جو برابر ہے سات شیشیون کے عہ

روغن طلا :- خلاف قانون قدرت عملدرآمد کرنے سے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام مین سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہین - تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی ہے اور خود کشی تک نوبت پہنچتی ہے ایسے لوگ اگر اطمینان قلبی چاہین تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہون جسکی قیمت صرف عہ ہے

خوشبودار منجن - قیمت فی شیشی ۱۲

آتشک کی دوائی - قیمت عا

بواسیر کی گولیان - قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپکر شایع ہوا